قادیانی عبادت گاہوں پر حملوں کو فرقہ وارانہ تناظر میں نہیں دیکھنا چاہیے (عبداللطیف خالد چیمہ)

گزشتہ دنوں ہفت روزہ ''تکبیر'' کراچی کے نمائندے جناب احمد خان نے مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ سے انٹرویو کیا جو قارئین کی نذر ہے۔ (ادارہ)

تکبیر: خالد چیمہ صاحب یہ بتائیں لاہور میں احمدی عبادتگاہوں کے خلاف ہونے والی کارروائی کے حوالے سے ختم نبوت تحریک کا کیا موقف ہے؟

عبداللطیف خالد چیمہ: دیکھیں یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے آج ملک میں دہشت گردی کا بازار گرم ہے یہ واقعہ انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ اس واقعہ کو فرقہ وارانہ تناظر میں نہیں دیکھا جانا چاہیے یہ ایک کڑی ہے دشمن کی سازش ہے پاکستان میں دہشت گردی ایک منظّم سازش کا حصہ ہے اور اس کے پس پردہ وہی طاقتیں جو پاکستان کو کمزور دیکھنا چاہتی ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ پاکستان کو غیر مستحکم کر کے یہاں اپنا تسلط قائم کر سکیں ہم سمجھتے ہیں ملک میں بیرونی مداخلت کو وسیع کرنے کے لیے بعض قوتوں نے اس طرح کی کاروائیوں سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس واقعہ میں ملوث افراد میں کچھ سے لوگ حکومت کی تحویل میں ہیں یہ لوگ جو بھی ہیں جس بھی تنظیم علاقے سے ہیں ان کے ماسٹر مائنڈوں ان کے فنانسروں کو بے نقاب کرنا حکومت کا فرض ہے۔

تکبیر: چیمہ صاحب بیرونی مداخلت کا آپ نے ذکر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ کیا واقعی اس نوعیت کی کاروائیوں میں بیرونی ہاتھ ملوث ہے؟

عبداللطیف خالد چیمہ: دیکھیں جس طرح کی یہ منظّم کارروائی ہے اور اس جیسی دیگر کاروائیوں کو بغیر کسی بیرونی مدد کے نہیں کیا جا سکتا جس طرح کا اسلحہ استعمال ہوا ہے جس طرح کی مہارت ظاہر کی گئی ہے وہ کسی بیرونی تربیت کے بغیر ممکن نہیں ہے ہم سمجھتے ہیں امریکہ بھارت اور اسرائیل کے گٹھ جوڑ کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے۔

تکبیر: اس حوالے سے را کے ملوث ہونے کے حوالے الزام تو سامنے آیا مگر پنجاب حکومت اب تک اس بارے میں کوئی واضح بات نہیں کہہ سکی ہے جبکہ وفاقی وزیر داخلہ کا کہنا ہے کہ محض الزامات نہیں لگانے چاہئیں ثبوت ملیں گے تو بات ہوگی آپ کیا کہتے ہیں؟

عبداللطیف خالد چیمہ: جی ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جو ملوث ہیں وہ بے نقاب ہوں اب یہ فرض پنجاب حکومت کا ہے کہ وہ

گرفتار افراد سے کی جانے والی تفتیش سے عوام کو آ گاہ کرے۔

تکبیر: جماعت احمد یہ کی قیادت نے حالیہ واقعات کے حوالے سے علماء مذہبی قیادت اور بالخصوص ختم نبوت کے قائدین کو بھی ہدف تنقید بنایا ہے اس حوالے سے آپ کیا کہتے ہیں؟

عبداللطیف خالد چیمہ: جماعت احمد یہ نے اس افسوسناک واقعہ پر سیاست شروع کر دی ہے لاشوں پر سیاست کر کے وہ مسلمانوں کو گمراہ نہیں کر سکتے ختم نبوت تحریک آج کی تحریک نہیں ہے اور نہ ہی منکرین ختم نبوت سے ہمارا آج کا اختلاف ہے یہ ایک صدی سے جاری تحریک ہے اور ہمیشہ سے یہ ایک پرامن تحریک رہی ہے ہم نے علمی سطح پر قادیانیوں کا مقابلہ کیا ہے ان کے عقائد باطلہ سے آ گاہی کے لیے علمی دلیل دی ہے ڈنڈے کے زور پر نہ تو ان کا محاسبہ ہوا ہے اور نہ کبھی ہوگا ہم نے ان کے اسلام دشمن عقائد اور توہین رسالت عقیدہ کو دنیا کے سامنے بے نقاب کیا ہے اور اس کے بعد ہی انہیں کافر قرار دیا گیا ہے یہ جو باتیں آج کر رہے ہیں وہ محض سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلانے کی ایک ناکام کوشش سے زیادہ نہیں یہ ہلاکتیں جو ہوئیں ہیں یہ افسوسناک ہیں ہم تو انہیں آخرت کی ہلاکتوں سے بچانا چاہتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ ختم نبوت پر ایمان لائیں اور کفر ترک کر دیں۔

تکبیر: چیمہ صاحب قادیانیوں کے حامی اور خود احمدی جماعت کے ذمہ دار یہ کہہ رہے ہیں کہ انہیں پاکستان میں بنیادی انسانی حقوق نہیں دیئے جا رہے بحیثیت پاکستانی اور انسان ان کے حقوق کی ضمانت تو ریاست دیتی ہے؟

عبداللطیف خالد چیمہ: یہ سراسر حقائق کے منافی بات ہے یہ لوگ آئین اسلام اور ملک کی آئین ساز اسمبلی کا مذاق اڑا رہے ہیں یہ اقلیت قرار دیئے جا چکے ہیں لیکن خود کو اکثریت میں رکھ کر ہر حق حاصل کر رہے ہیں یہ ڈکلیئر کافر ہیں لیکن خود کو احمدی مسلمان کہہ رہے ہیں جو سراسر آئین اور شریعت کی نفی ہے انہیں اسلام سے خارج کیا جا چکا ہے انہوں نے آئین اور اقتدار اعلیٰ کو چیلنج کر رکھا ہے جب یہ مسلمان نہیں ہیں تو پھر کس طرح یہ خود کو مسلمان ظاہر کر رہے ہیں یہ شعائر اسلام کا مذاق اڑا رہے ہیں ان کی عبادتگاہیں مسلمانوں کی عبادتگاہوں کی طرز پر ہیں اصل بات کیا ہے کہ ایک جانب یہ خود کو اقلیتوں کے حقوق کا حامل بھی قرار دیتے ہیں اور دوسری جانب اکثریتی حق بھی حاصل کیے ہوئے ہیں حالیہ واقعہ میں جو لوگ ہلاک ہوئے آپ سب جانتے ہیں وہ پاکستان کے کس کس عہدے پر رہے کتنے کلیدی عہدوں پر آج بھی قادیانی خاموشی سے موجود ہیں یہ ووٹر لسٹ تک میں اپنے آپ کو احمدی قادیانی لاہوری نہیں لکھواتے تو یہ کہنا کہ ہمیں انسانی حقوق نہیں مل رہے سراسر لغو بات ہے اصل بات یہ ہے کہ یہ اکثریت کے حقوق غصب کیے بیٹھے ہیں۔

تکبیر: حال ہی میں ایک نجی ٹی وی چینل پر گفتگو کرتے ہوئے جماعت احمد یہ لاہور کے رہنما نے کہا کہ ہم احمدی کسی کو کافر نہیں کہتے اور ہم احمدی مسلمان ہیں؟

عبداللطیف خالد چیمہ: جی یہ سراسر جھوٹ اور پاکستان کے آئین، شریعت اور ملک کی قانون ساز اسمبلی کا مذاق اڑانے

والی بات ہے ان صاحب نے میڈیا کے ذریعے وہ جھوٹ بولا ہے کہ جو کسی طرح بھی چھپائے نہیں چھپ سکتا مرزا غلام احمد قادیانی، مرزا بشیر الدین محمود نے ان کے عقائد تسلیم نہ کرنے والوں کو کافر قرار دیا تھا یہ غلط بیانی کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش میں ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمانوں کے دیگر فرقوں کی طرح کوئی ایک فرقہ ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سرے سے مسلمان ہی نہیں ہیں تاریخی طور پر یہ بات ثابت ہے ان کے عقائد کی بنیاد پر جب انہیں غیر مسلم قرار دیا جا رہا تھا تو وہ کسی ایک مولوی کا کام نہیں تھا پوری قانون ساز اسمبلی اور علماء مفتیان کرام سب نے ان کے اک اک عقیدے کی جانچ پڑتال کی اور انہیں اپنے دفاع کا پورا موقع دیا اسمبلی کے فلور پر ان کے سربراہ کو دفاع کا حق ملا لیکن پوری اسمبلی کی سارے علماء مفتیان کرام کی متفقہ رائے تھی کہ جن عقائد کا یہ اظہار کر رہے ہیں وہ کسی طرح بھی مسلمان کے عقائد نہیں ہو سکتے اس کے بعد انہیں کافر قرار دیا گیا اور اس کے بعد جب انہیں کافر قرار دے دیا گیا تو یہ آئین کا حصہ بن گیا اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اقلیت قرار دینے کے بعد یہ اقلیتی حقوق کے ساتھ ساتھ عام مسلمانوں کے حقوق بھی غصب کیے بیٹھے ہیں اور پھر بھی یہی رونا رو رہے ہیں کہ ان کو حقوق نہیں مل رہے یہ آج تک کبھی پاکستان اسلام اور مسلمانوں سے مخلص نہیں رہے ان کے لوگوں نے پاکستان کے راز فروخت کیے انہوں نے پاکستان کے اسلامی تشخص کو مسخ کرنے کوشش کی یہ پاکستان اور پاکستان کے عوام کے ساتھ کس حد تک مخلص ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں ان کے ایک رہنما نے بانی پاکستان کی نماز جنازہ تک پڑھنے سے انکار کر دیا تھا۔

تکبیر: لاہور میں ہونے والے واقعہ کی مذمت سب ہی نے کی ہے خود ختم نبوت کے تمام قائدین سیاسی مذہبی جماعتوں نے اس واقعہ کی مذمت کی لیکن ایسا لگتا ہے کہ جیسے بعض لوگ اس واقعہ کو فرقہ وارانہ یا مذہبی اختلاف کی بنیاد پر دیکھ رہے ہیں آپ کیا سمجھتے ہیں؟

عبداللطیف خالد چیمہ: جی بالکل ہمارے ہاں ایک سیکولر طبقہ ایسا ہے کہ جس نے ملک میں مذہبی منافرت کو عام کر کے اسلام دشمن بیرونی عناصر کے ایجنڈے کی تکمیل کرنی ہے لاہور کا واقعہ کوئی فرقہ وارانہ نوعیت کا نہیں ہے کہ ملک بھر میں جو دہشت گردی کی لہر ہے یہ اسی سلسلے کی کڑی ہے قادیانی اس واقعہ کو جماعت احمدیہ کے خلاف کاروائی سے تعبیر کر کے عالمی توجہ حاصل کر کے پاکستان پر بیرونی دباؤ بڑھوانا چاہتے ہیں آپ یہ بات نوٹ کریں میڈیا آزاد ہے اسے بھی چاہیے کہ اس پر توجہ دے آپ دیکھیں ملک میں بازاروں میں سیاسی مذہبی اجتماعات میں مساجد میں مختلف مسالک کے لوگوں کے اجتماعات میں کتنے بڑے بڑے خوفناک حملے ہوئے دھماکے ہوئے سینکڑوں بے گناہ شہید ہو گئے ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ آج تک کسی قادیانی کسی احمدی جماعت کے رہنما نے ان واقعات کی مذمت نہیں کی یہ پاکستانی ہونے کا دعوی بھی کرتے ہیں ان کی پاکستان سے محبت کا یہ عالم ہے کہ یہ کسی بھی افسوسناک سانحہ سے لاتعلق رہتے ہیں اور جب ان کی عبادتگاہ پر حملہ ہوا تو پوری قوم نے مذمت کی ہر مکتبہ فکر کے فرد جماعت نے مذمت کی افسوس ظاہر کیا اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ یہ لوگ پاکستان کو دل سے تسلیم ہی نہیں کرتے۔

تکبیر: میاں نواز شریف کا کہنا ہے کہ ان کے بیان کو سیاق وسباق سے ہٹ کر لیا گیا آپ کیا کہتے ہیں؟

عبداللطیف خالد چیمہ: میاں صاحب کو پوری قوم سے معافی مانگنی چاہیے ان کے بیان سے پوری قوم کی دل آزاری ہوئی ہے قادیانی ہمارے بھائی بہن نہیں ہوسکتے وہ ہمارے ہم وطن ضرور ہوسکتے ہیں لیکن یہ کہنا کہ وہ ہمارے بھائی بہن ہیں غلط بات ہے ہمیں نواز شریف صاحب سے یہ توقع نہیں تھی ان کا یہ بیان ان کی جماعت کی سیاسی ساکھ متاثر کرے گا ہم سمجھتے ہیں میاں صاحب کا یہ بیان ان کے اردگرد موجود بعض اصحاب کی وجہ سے ہے اور صحبت کے اثرات جھلک رہے ہیں ہمارا مشورہ یہی ہے کہ وہ اپنے بیان پر قوم سے معافی مانگیں اور توبہ کریں انہیں اس معاملے میں کسی وضاحت دینے کے بجائے اپنے دیئے گئے بیان پر معذرت کرلینی چاہیے۔

تکبیر: وفاقی حکومت کی جانب اقلیتوں کے تحفظ کے حوالے سے جلد قانون سازی اور کوئی نیا آرڈینس لانے کی بات کی گئی ہے آپ کیا کہتے ہیں؟

عبداللطیف خالد چیمہ: ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں اقلیتوں کو تحفظ حاصل ہے اکا دکا واقعات ساری دنیا میں ہوتے رہتے ہیں ترقی یافتہ ممالک میں بھی اس نوعیت کے واقعات ہوجاتے ہیں حکومت اپنے ملک کے عوام کو تحفظ دینے کے لیے کچھ کر سکے تو یہ بڑی بات ہوگی اقلیتوں کو تحفظ حاصل ہے رہی بات قادیانیوں کی تو حکومت کو چاہیے کہ وہ پہلے قادیانیوں کو اس پر مجبور کرے کہ وہ خود کو پاکستان میں اقلیت تسلیم کریں کوئی سکھ خود کو ہندو نہیں کہتا، کوئی عیسائی خود کر مسلمان نہیں کہتا کوئی ہندو خود کو بدھسٹ نہیں کہتا واحد قادیانی ہیں جو غیر مسلم ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے دو طرفہ مراعات و سہولیات لے رہے ہیں جہاں اقلیتوں کے حقوق کی بات ہوتی ہے تو یہ بطور اقلیت حق حاصل کرلیتے ہیں اور جہاں اس کی ضرورت نہیں ہے وہاں ان کی اکثریت خود کو مسلمان ظاہر کرکے مسلمانوں کے حقوق حاصل کررہی ہے۔

تکبیر: آپ نے جماعت احمدیہ کے سربراہ اوران کی جماعت کے دیگر لوگوں کی جانب سے پاکستان میں خودکو احمدی مسلمان قرار دینے کے اقدام کے حوالے سے قانونی چارہ جوئی کا فیصلہ کیا ہے اس کی کیا وجہ ہے

عبداللطیف خالد چیمہ: جی بالکل یہ بات بڑی اہم ہے کہ ملک کی منتخب قانون ساز اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو ان کے عقائد کی بنیاد پر جب کافر ڈکلیر کیا تو اس کے بعد ان کے پاس کوئی حق نہیں کہ وہ خود کو احمدی مسلمان کہیں شریعت مطاہرہ کی بنیاد پر صرف پاکستان ہی نہیں ساری اسلامی دنیا نے انہیں کافر قرار دیا اسی طرح ملک کے آئین کی رو سے یہ کافر ہیں غیر مسلم ہیں ایسے میں جب یہ خود احمدی مسلمان کہہ رہے ہیں تو دراصل یہ شریعت کا مذاق اڑا رہے ہیں انہوں نے ملک کے آئین اور قانون ساز اسمبلی کے متفقہ فیصلے کی تضحیک کی ہے یہ کسی طرح بھی خود احمدی مسلمان نہیں کہہ سکتے ہیں ہم نے اس حوالے سے ملک کی اعلیٰ عدالتوں میں اسے چیلنج کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ آزاد عدلیہ ان کو پابند کرے کہ وہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے انہیں ورغلانے سے باز رہیں۔

(مطبوعہ ہفت روزہ تکبیر کراچی، جلد نمبر: ۳۳، شمارہ نمبر: ۲۳، ۱۰ تا ۱۶ جون ۲۰۱۰ء)